* جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا *

* کتاب مقامع المبتدعين *

شہرہ

* رد البدعۃ *

اس کتاب کی تصنیف کا یہ سبب ہے کہ سنہ ۱۲۷۸ ہجریہ میں جب جناب مولانا کرامت علی صاحب مدظلہ العالی شہر بنگالہ کام میں تشریف لے گئے تب اس مقام میں مولوی مخلص الرحمن صاحب نے مولانا ممدوح کی خدمت میں کئی سوال لکھ کر بھیج دیا سو اُسکے جواب میں مولانا صاحب نے یہ رسالہ تحریر فرمایا اور سائل اُسے دیکھ کر لاجواب ہوا *

اب سنہ ۱۲۸۱ ہجریہ میں قاضی عبد اللہ خان نے اس کتاب کو جناب مولوی غلام نبی خان صاحب کی تصحیح سے اور منشی بشارت اللہ صاحب کے اہتمام سے متصل بدیع گھر مکان لعل چمپا اسی متعلق ضلع پست و چہار پرگنہ

* مطبع سوئی میں چھپوایا *

* جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا *

* کتاب مقامع المبتدعین *

مشہور بہ

* رد البدعة *

اس کتاب کی تصنیف کا یہہ سبب ہے کہ سنہ ۱۲۷۸
ہجری میں حضرت مولانا کرامت علی صاحب
مد ظلہ العالی شہر چاٹگام میں تشریف لگئے تب اُس مقام
میں مولوی مخلص الرحمن صاحب نے مولانا ممدوح
کی خدمت میں کئی سوال لکھکر بھیج دیا سو اُسکے
جواب میں مولانا صاحب نے یہہ رسالہ تحریر فرمایا اور
سائل اُسے دیکھکر لاجواب ہوا *

اب سنہ ۱۲۸۱ ہجری میں قاضی عبد اللہ خان نے اس
کتاب کو جناب مولوی غلام نبی خان صاحب کی
تصحیح سے اور منشی بشارت اللہ صاحب کے اہتمام
سے متصل بدیع گھر محلہ لعل چپراسی
متعلق ضلع بست و چہار پرگنہ

* مطبع سوی میں چھپوایا *

* مقامع المسند عن رکھا *

اب شروع ہوئی مخاصر الرحمن کے سوال کی عبارت * استفسار از
صحت و فساد حال فرقۂ اسمعیلیہ خاوند * ترجمہ * فرقۂ اسمعیلیہ جو اپنا و
ہی اپنی درستگی و نادرستگی کے حال سے استفسار کیا جاتا ہی *
سوال اول باوجود آنکہ نزول قرآن و ورود حدیث و ظہور
اسلام از ہزار و دوصد سال زیادت است و حدود اختلاف در عقائد
از شرک و توحید و اعمال از حلت و حرمت در صدر اخیر او مضی
انقراض دور امامت و اجتہاد و انعقاد اجماع بر حقیت اہل سنت
و جماعت و وجوب تقلید یکی از ائمۂ اربعہ جا شد مگر پارۂ از قرآن
در فلک باقی ماندہ بود کہ درین صد نزول کردہ و معلوم نیست
کہ مورد آن وحی کدام کس بودہ است *
ترجمہ پہلے سوال کا * بارہ سو برس سے زیادہ گذرا ہی کہ قرآن
نازل ہوا اور حدیث وارد ہوئی اور مسلمانی ظہور میں آئی
پس اس اخیر صدی میں باوجودیکہ امامت و اجتہاد کا زمانہ موقوف
ہو گیا اور مذہب سنت و جماعت کے حق ہونے پر اجماع منعقد ہوا
اور چار اماموں سے ایک امام کی تقلید واجب ہوئی پھر شرک و
توحید کے عقیدوں میں اختلاف ہو گیا اور عملوں کی حلال و حرام ہونیکی
وجہ کیا ہی مگر کوئی ٹکڑا قرآن کا آسمان پر باقی رہ گیا تھا جو اس
اخیر صدی میں نازل ہوا مگر معلوم نہیں کہ وہ پارۂ قرآن کس شخص پر اترا *

جواب

سب تعریف اللہ جل جلالہ کو جسنے حق کو ظاہر کر باطل کو مٹا دیا*
اور صلوۃ اور سلام اُسکے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جنکی
تعلیم سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا* اور اُنکے آل اور اصحاب پر
جنکے وسیلہ سے ہمنے قرآن اور حدیث پایا* آپ جانا چاہیئے کہ مولوی
مخلص الرحمن نے جو سات سوال بزبان فارسی اس خاکسار عاجز
جونپوری معروف کرامت علی کے پاس بھیجا ہی اُنکا جواب اس
خاکسار نے ہندی زبان میں لکھا* تاکہ ہر خاص و عام پر سائل کی
دغابازی اور اُسکے عقیدے کا فساد کھل جاوے* اور ہم نے
جو دین کی جانچ کرکے اُسکی برائی کو اُسکے منہ پر مارا ہی سو اُسسے
کوئی مسلمان بھائی ہم سے ناراض ہوون* اُسکے سوالوں کے
مضمون کو اور اُسکے اشتہاروں کو غور دیکھیں اور ہمکو معذور
رکھیں* اور اس بات میں ہمنے حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی
اقتدا کیا ہی فقہا کی فہم کے موافق* اور اس رسالہ کا نام

نزول کرنا لکھا ہے تو اگر سائل کا یہی عقیدہ ہے تو سائل کے کافر ہو نیکا
خوف ہے کیونکہ اسنے قرآن منزل کو ناتمام سمجھا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ اعتقاد کیا اور اسی سبب سے دوسرے رسول کی
تلاش کرتا ہے کہ وہ باقی قرآن کسکے پاس اترا اور اگر ازراہ ٹھٹھے کے
یہ بات کہتا تو اسمین بھی کافر ہوا کیونکہ یہ شریعت کے احکام مین
استہزا ہے قال فی العالمگیریہ والاستہزاء باحکام الشرع
کفر کذا فی المحیط اسیطرح کہا عالمگیری مین اور ٹھٹھا کرنا
احکام شرع کو کفر ہے * اب اللہ تعالی اسکو توبہ کرے اور تجدید
نکاح کی توفیق دیوے * باقی امت مین جو اختلاف ظاہر ہوا ہو گا
سو وہ معاذ اللہ قرآنکے ناتمام رہنے کے سبب سے نہین ہے بلکہ علما کے
دین کا اختلاف جو ہو سو رحمت کا ہے سو خطا اور صواب فی الاجتہاد کے
سبب سے ہوا اور وے لوگ ماجور ہین * اور معاندین دین کا
خلاف جو مثل سائل کے ہین سو عناد سے ہے اور وے مقہور ہین
* اور سوال کے عنوان مین جو صحت اور فساد حال فرقہ اسماعیلیہ
خاندیہ سے سوال کیا سو اس فرقہ سے ہم واقف نہین کہ وہ کون ہین
اور کب سے ہین اور کیسے ہین * اور سائل نے اس سوال مین
اس فرقہ کا کچھ حال نہ لکھا تاکہ اسکے حال کی صحت اور فساد کے
دریافت کرنیکے واسطے دینی علوم کی کتابون مین ہم تفحص اور
تلاش کرتے مگر سائل نے اپنے عقیدہ کا حال تحقیق لکھا اسمین
جو لکھنا تھا درست کیا *

پہلے سوال کا جواب یہ ہی کہ اعتراض لغو ہی موقوف ہو جانا دور
امامت مجتہدین اربعہ کا البتہ کہتے ہین اور جس امام کا نصب کرنا
اُمت پر واجب ہی اُس امامت کا دور قیامت تک باقی ہی
اور جہاد جاری رہیگا یہانتک کہ آخر اس اُمت کی دجال سے
لڑیگی اور امام مہدی سے قبل امام کا موقوف رہنا رافضیون کا
عقیدہ ہی اور دور اجتہاد کے ختم ہو نیکا جمہور اہل سنت وجماعت کا
اعتقاد نہین بلکہ چارون مجتہدون کے سوا ایک سو سے زیادہ مجتہد ہوئے
ان چارون مجتہدون کے سوا پانچوین کی تقلید ممنوع ہی جو چاہے
سو تفسیر احمدی مین دیکھے * اور اہل سنت وجماعت کی حقیقت
پر بالاتفاق اجماع ہوا ہی اور یہ اشارت ہمارے واسطے ہی
کہ سائل کے واسطے کیونکہ وہ اہل سنت وجماعت کا مخالف
اور رافضیون کے موافق ہی امامت کے دور منقرض ہوتے کے
مسائل مین * اور ائمہ اربعہ مین سے ایک کی تقلید بالاتفاق
واجب ہی اور یہی ہمارا عقیدہ ہی اور ارباب ہوا جو مثل سائل
کے ہین اُنکا عقیدہ اسکے خلاف ہی کہ کسی فاتحہ کے مقدمہ مین
اور اجنبی عورت سے آنکھ ملانے اور اسکے مس کرنے وغیرہ
باجے کے ساتھ راگ سے اور محرم مین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی
اور نوحہ زاری کرنے کے مقدمہ مین اُنکا حکم نہین مانا ہی *
اختلاف عقائد اور اعمال مین پایا جاتا ہی اُسکا سبب جو سائل نے
ایک ٹکڑے قرآن کا آسمان پر باقی رہنا اور اِس صدی مین

مرام ہو ..کا وجود کرتا ہی وہ اصول کا مخالف بنا بس اسیکے اُوپر حرمتکی
دلیلیں پہنچانا واجب ہوا اور چونکہ ہم مذہب امام اعظم کے حق ہونیکا
اعتقاد رکھتے ہیں اسلئے جواب اسکا فقہ حنفیہ سے دینا چاہئے *

* جواب *

دوسرے سوال کا جواب یہ ہی کہ جو شخص فرقۂ اسمعیلیہ میں
ہو یا مجرم اُس اشیا کا ہو وہ اِس سوال کا محب ہو ماوئی رہا
اُس فعل کا حرام ہونا ہو تو اُسکی فہمایش کے واسطے اوّل
تحقیق اور عقیدہ جو کہ میت کی ثواب رسانی میں منقول اور ثابت ہی
اُسکو ہم ذکر کرتے ہیں * سو فقہا کے قاعدے بموجب جو رسم
اور چال اور اعمال کہ امور دین میں دیکھا جاوے اُسمیں سے
جسکی تعلیم آنحضرت ﷺ سے منقول اور ثابت ہوا اُسکو قبول کریں
اور جو غیر منقول ہو اور حضرت کی تعلیم سے زیادہ ہوا اُسکو بدعت
جانیں * اور یہ مضمون دریافت ہوگا اِسطرح سے کہ وہ امر فقہ
اور عقائد اور تصوف کی کتاب میں منقول ہو اور اُس امر کو
فقہا کے ساتون طبقہ میں سے چھٹے یا پانچوں یا چوتھے یا تیسرے
یا دوسرے یا پہلے طبقہ والے نے تصحیح کیا ہو یا ترجیح دیا ہو اور
بغیر اُسکے کسیکی تصحیح اور ترجیح کا اعتبار نہیں کوئی کیسا ہی بڑا ہو
ایسا ہی ہی در مختار اور ردالمحتار میں * اور قرآن مجید اور
حدیث شریف جو اصل دین ہی سو اُس پر عمل کرنا فقہا کی سمجھ کے
موافق واجب ہی * جب یہ بات متعین ہوئی جواب وہ تحقیق

* سوال دوم *

آنچه این فرقه می‌گویند که فاتحهٔ مرسومهٔ مسلمانان که عبارت از داشتن
اشیاء کذا از جنس حلال پیش روی قاری و تلاوت کردن
آیهٔ قرآنی و دست برداشته مناجات کردن باینطور که ثواب این آیه
و این اشیا بروح فلان برسد حرام است آیا آن اشیا حرام است
یا فعل آنکس و در هر دو تقدیر علت حرمت چیست حالانکه آن اشیا
حسب مفروض مسئله و آن قرأة حلال و جائز بوده است و مدعی
حلت و جواز متمسک بالاصل است حاجت احتیاج ندارد و مدعی
حرمت قائل خلاف اصل است استدلال بروی لازم و ما اعتقاد
حقیت مذهب امام اعظم داریم و دلیل آن از فقه حنفی باید *

ترجمہ دوسرے سوال کا * یہ گروہ جو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی فاتحہ
رسمی حرام ہی اور وہ فاتحہ اسطور پر کرتے ہیں کہ حلال چیزیں
قاری کے سامنے رکھہ دیتے ہیں اور قاری اُن چیزوں پر آیۂ قرآنی
پڑھتا ہی اور ہاتھہ اُٹھا کر اسطرح پر مناجات کرتا ہی کہ ثواب
اِس آیت کا اور اِن چیزوں کا فلانے کی روح کو پہنچے پس وہ
چیزیں حرام ہیں یا فعل اُس شخص کا حرام ہی اور اِن دونوں
تقدیروں میں سبب حرام ہونے کا کیا ہی حالانکہ وہ چیزیں اور وہ
قرأة حلال و جائز ہی اور اِس اشیا کی حلت کا اور اُس قرأة کے جواز
کا دعوی کرنیوالا اصل کے ساتھہ متمسک ہی یعنے اصل میں ہر ایک
چیز مباح ہی پھر اُسے دلیل لانیکی کچھہ حاجت نہیں اور حرمت کے

اب اس رسمی فاتحہ کو اگر اسکے کرنیوالے دنیا کے امور مین
کہتے ہین تو چونکہ اسمین کچھ فائدہ دنیاوی نہین اسکو لہو جانینگے *
اور اگر اسکو دین کے امور مین کہینگے تو اسکی سند مذکورہ علما کی
کتابون سے اور مذکورہ طبقہ کے فقہا کی ترجیح اور تصحیح سے
ثابت کرنا ہوگا * پس جسطرح سے ہمارے دینی مسئلون کی
صورت کو لکھہ کے نیچے معتبر کتاب کا نام لکھہ دیتے ہین اسیطرح سے
ان رسمی فاتحہ کی ساری صورتین تفصیل کے ساتھہ لکھہ کے نیچے
اسکے معتبر کتاب کا نام لکھا ہوگا * اور نہ لکھنے کی صورت مین
اگر کسیکو اسکے بدعت اور شیطان کے وسواس ہونے مین
شبہہ رہا ہوگا تو اسکا شبہہ دفع ہو جاویگا * باقی رہا وہ کھانا یا کوئی
چیز جسپر رسمی فاتحہ کرتے ہین سو مجرد فاتحہ کرنے کے سبب
غیر خدا دوسری کسی وجہ حرمت کے حرام نہین اگرچہ وہ
فعل بدعت سیئہ ہی * جیسا کہ کھانیکی مجلس مین ناچ باجا حاضر
ہونے سے وہ کھانا حرام نہین ہوتا باوجودیکہ فعل مذکور حرام ہی *
اور ذبح مین نخاع تک چھری پہنچانے سے یا اس جانور کا سر جدا
ہو جانے سے گوشت حرام نہین ہوتا باوجودیکہ وہ فعل مکروہ ہی *
باقی اس قسم کے کھانے کو متقی لوگ نہین کھاتے ہین اس سبب
سے ہی کہ فاتحہ رسمی کرنیوالا مثل ناچ باجا کرنیوالونکے فاسق معلن ہی
اور فاسق معلن کی ضیافت قبول کرنے سے فتاوی عالمگیری مین
کتاب الکراہیت کے گیارھوین باب مین منع کیا ہی * بلکہ فاتحہ

اور عقیدہ میت کے ثواب رسانی کے مقدمہ مین یہہ ہی کہ جیسا کہ
شرح عقائد نسفی مین لکھا ہی کہ مردون کے واسطے زندون کے
دعا کرنے مین اور انکے صدقہ کرنے مین مردون کو فائدہ ہی * اور
جیسا کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ آدمی کو اختیار ہی
کہ عمل عبادت کرکے کوئی عبادت ہو جسکو چاہے اسکا ثواب بخشے
زندے کو خواہ مردے کو سو اسی پر ہمارا عمل ہی اور یہی ہمارا
عقیدہ ہی اور اسی صورت کے ہم مدعی ہین اور انہین کتاب کا
مضمون ہماری دلیل ہی * اور اس مطابق حکم شرعی جن لوگون نے
اپنی طرف سے قیدین زیادہ کیا اور اسکی صورتین اختراع کیا ہی
سو اسکے ہم منکر ہین کیونکہ ان قیدون اور اختراعی صورتون کا
لکھنا دینی کتاب مین ذکر نہین باوجودیکہ امور دین کے کسی امر کی
تعلیم آنحضرت صلعم نے باقی نرکھا یہان تک کہ بول و غائط حیض و نفاس
کا ذکر کیا مگر رسمی فاتحہ کی ان رسمون اور قیدون کا کچھ ذکر نکیا *
کاش اگر میت کے جانکندن کے وقت سے لیکے اسکے ثواب
پہنچانے تک ہر امور کی تعلیم منقول ہوتی تو اس رسمی فاتحہ مین
زیادہ کم کرنیکا اختیار ہوتا اب چونکہ اسکی تعلیم منقول ہی تو اب
رسمی فاتحہ کے زائد مضمون کی سند تک کہ عقائد و اصول
و فقہ کی کتابون سے ثابت ہو گی اور چھوٹون طرقے مین سے کسی طرفہ
والے کا تصحیح کرنا اور ترجیح دینا ثابت ہو گا تب تک اس
رسمی فاتحہ کو ہم بدعت سیئہ اور شیطان کا وسواس جانینگے *

بسبکی اور قبول نہین کرتا ہی اللہ تعالی بدعت والے سے نفل اور
نہ فرض * اور فرمایا ﷺ نے تین شخص ہیں کہ اُنکی غیبت کرنا
غیبت نہین ہی ایک فاسق معلن جو کھلا کھلی فسق کرتا ہی اور دوسرا
بدعتی اور تیسرا بادشاہ ظالم * اور فرمایا ﷺ نے کیا تم لوگ باز
رہتے ہو بدکار کے ذکر کرنے سے یعنے ایسا نکرو بیان کرو فاجر
کا اُسکے عیب کے ساتھ جو اُسمین ہی تاکہ پرہیز کرین اُسسے لوگ
تو درست ہوا جو ہمنے بدعتی کی برائی کو بیان کیا * تمام ہوا مضمون عقائد
مہند کا * اب اس مضمون کو ساتھ لکھی ایمان من اور سمی فائدہ کریگا
ہر گرجا ات بڑیگی خصوصاً حب بڑی معتبر کتاب طریقة المحمدیہ
اور اُسکی شرح جو مصر مین چھپا ہوئی اور مکہ معظمہ مین ہدیہ ہوئی ہی
اُسکا مضمون سنیگا اور وہ مضمون یہ ہی اُس کتاب مین لکھتا ہی کہ بدعت
کا کرنا سنت کے ترک کرنے سے زیادہ ضرر کرتا ہی اسواسطے کہ
بدعت کرنا ایسا گناہ ہی کہ اُسکا ضرر دوسروں مین بھی جاتا ہی
اور سنت کا ترک کرنا ایسا گناہ ہی کہ اُسی ترک کرنیوالے کا
اسمین ضرر ہوتا ہی انتہی * اور اُس کتاب مین کہتا ہی کہ وہ
بدعت سارے کبیرہ گناہ سے بہت بڑا گناہ ہی اعمال مین *
اسواسطے کہ وہ بدعت نفس پر غالب ہو جاتی ہی اور اُس مین
جمجاتی ہی اسطور پر کہ اُسکو ہدایت اور حق گمان کرتا ہی اور
ایسا نہین لگتا کہ اُسکو چھوڑیگا * اور صحیح یہ ہی کہ گناہ کبیرہ
وہ گناہ ہی کہ جسکے واسطے وعید شدید قرآن اور حدیث مین وارد

دوستی کرنے والے کا حال فاسق کے حال سے بھی برا ہی جیسا کہ عقائد تمہید میں لکھا ہی کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہہ بات روایت ہی کہ انھوں نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے لشکروں سے کہا کہ تم لوگ آدم کے فرزندوں کے پاس کیونکر آتے ہو تب سبھوں نے کہا کہ ہم لوگ اُنکے پاس ہر وجہ سے آتے ہیں مگر وے لوگ اللہ تعالی سے استغفار کرتے ہیں پھر اللہ تعالی انکا گناہ بخش دیتا ہی توحید کی حرمت کے سبب سے * تب ابلیس نے کہا کہ میں اُنکو ایسے گناہ میں ڈالونگا کہ اُس سے توبہ کریں اور وہ لوگ واجب جانینگے اور اُنکے درمیان میں خواہش نفسانی یعنے بدعت پھیل جاویگی * اور ہمنے بدعت کو فسق سے بری اسواسطے کہا کہ فاسق اپنے فسق پر اصرار اور ہٹ نہیں کرتا اور اپنے اوپر توبہ کرنے کو واجب جانتا ہی اور بدعتی جو ہی سو وہ بدعت پر اصرار اور ہٹ کرتا ہی اور بدعت کا معتقد ہوتا ہی اور توبہ کرنا اپنے اوپر واجب نہیں جانتا اسواسطے کہ وہ گمان کرتا ہی کہ وہ حق پر ہی * اور کہا ابن حصین نے اپنے ایک بھتیجے کو کہ اسنے توبہ کیا فسق سے اور داخل ہوا بدعت میں تب کہا اوزاعی نے کہ پہلا حال اچھا تھا * اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہنے سنا نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے وقر کیا بدعت والے کا تو گویا کہ اُسنے مدد کیا اسلام کے ڈھانے پر * اور فرمایا نبی ﷺ نے جس شخص نے بدعت نکالا یا بدعتی کو جگہہ دیا تو اُس پر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی

حسنا فهو عند الله حسن وما راٰه المسلمون قبيحا فهو عند الله قبيح
ہو اُسکے سے و مسلۃ الاحمد * شرح الطریقۃ المحمدیہ
مین لکھا ہی کہ جسکو صحابہ اور مجتہد لوگ نیک گمان کرین وہ اللہ کے
نزدیک نیک ہی اور جسکو وے لوگ بدگمان کرین سو اللہ کے نزدیک
بد ہی تو حقیقت مین یہہ حدیث بدعتیون کے الزام پانیکی دلیل ہی
اِسمین انکا کچھ فائدہ نہین * اور جو شخص دین مین نئی نکالی ہوئی چیزونکے
نیک ہونیکا دعوا کرے تو اُسکا دعوا محتاج ہوگا ایسی دلیل بیان کرنیکا
جو دلیل صحیح ٹھہرے اور اُسّے مدعا ثابت ہووے اسواسطے کہ دلیل
کسی چیز کے درست ٹھہرانیکی تمام نہین ہوئی پھر اُسکے کہ منع
کرنیوالی سند کا جواب دے انتہی * تو جب رسمی فاتحہ کے منع
کرنیوالے اس رسمی فاتحہ کو ان دلیلون سے منع کرتے ہین کہ یہہ
رسمی فاتحہ کسی کتاب مین منقول نہین تو جب تک اس رسمی فاتحہ کا
منقول ہونا یا اُسکو کسی مجتہد کا نیک گمان کرنا ثابت نکرینگے تب تک
یہہ رسمی فاتحہ بدعت سیئہ رہیگا * اور جو جو برائی بدعتیون کی کہ اوپر
قریب ہی بیان ہوئی ہی وہ سب اس رسمی فاتحہ کرنیوالون پر
ثابت ہوگی * اور بدعتی لوگ اگر کہینگے کہ اس رسمی فاتحہ کو
فلانے بزرگ نے درست رکھا تھا یا کہینگے کہ اسمین بہت سی خیر ہوتی ہی
تو انکی بات ہرگز سنی جاویگی جب تک کہ کسی مجتہد کا نام نہ لینگے *
اور مسائل جو اصل اشیاکی اباحت پر معتقد اور متمسک ہوکر لکھتا ہی
کہ (بدعتی حاجت و جوار متمسک بالاصل اباحت) تو در مختار کے

ہوئی ہی اور بدعت سارے کبیرہ سے بہت بڑا گناہ ہی
یہاں تک کہ قتل اور زنا سے بھی بہت بڑا گناہ ہی اور گناہ کبیرہ سے
بڑھکے کوئی گناہ نہین ہی سوائے کفر کے اِس واسطے کہ وہ بدعت
دین مین فتنہ ہی اور اُسمین مسلمانون کے اعتقاد کا خراب کرنا ہی
اور یقین کی راہ سے پانون پھسلانا اور گمراہ کرنا ہی اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور دین مین فتنہ کرنا بہت
زیادہ ہی قتل کرنے سے * اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ اور دین مین فتنہ کرنا بہت بڑا گناہ ہی قتل سے انتہی *
اور اِس ملک مین اِس اُمت محمد یہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین
اِس رسم فاتحہ کے سوائے اور کوئی دوسری ایسی بدعت نظر
نہین پڑتی کہ جسکا کرنے والا اُسکو حق اور ثواب کا کام سمجھتا ہو
اور اُسے توبہ کا ارادہ نرکھے اور عرس وغیرہ اسیکے شامل ہی
اور عورتون کی بے پردگی بھی ایسی ہی * اور اُسی کتاب مین کہتا ہی
کہ دین کے پیشوا اُنہون نے کہا کہ جب کسی چیز کے سنت ہونے
اور بدعت ہونے مین تردد ہو تب اُس چیز کا ترک کرنا واجب ہی
انتہی * اور اِس بدعت کو تو کوئی مستحب بھی نہین کہتا ہی
اُسکو کسواسطے چھوڑتے ہین * اور بعضے جاہل لوگ جو کہتے ہین
کہ اگرچہ کسی معتبر کتاب سے فاتحہ رسم کا درست ہونا ثابت
نہین ہوتا مگر ہندوستان اور بنگالے کے ہزارون مسلمانون نے
اُسکو پسند کیا اور حدیث مین وارد ہی مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ

تو وہ حق ہووے تو اس فرقہ کو مکہ معظمہ سے نکال دینے کا کیا سبب تھا اور اُنہوں کی قید و تعزیر کا کیا باعث ہوا اور جس صورت میں وہ طریقہ باطل ہووے تو اُن لوگوں کے پیچھے (جو اس طریقہ کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں) اقتدا کرنا صحیح ہوگا یا نہیں *

*جواب *

تیسرے سوال کا جواب یہہ ہی کہ خانوادہ اور طریقہ کا نکالنا قیامت تک جاری رہیگا* اور بموجب بشارت آنحضرت ﷺ کے جو حدیث میں وارد ہی ہمیشہ ہر سو برس کے سرے پر مجدد لوگ پیدا ہوتے جاوینگے اور دین کو تازہ کرتے جاوینگے * اور جس شخص کو اللہ تعالی خانوادہ نکالنے اور مجددی کی خدمت بجالانیکے واسطے پسند کرتا ہی اُسکی شناخت کی وصفین جو حدیث اور تصوف کی کتابوں میں موجود ہیں اور اُسکا لکھنا طول ہی سو وہ سب وصفین حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ میں موجود ہیں اور جو اُنکے خانوادہ کا مددگار اور خیرخواہ ہمیشہ مظفر اور منصور رہتا ہی اور اُنکے خانوادہ کا دشمن اور بدخواہ ہمیشہ رسوا اور خراب اور مطرود رہتا ہی اور عوام اور خواص کے دل میں اُنکی جماعت کا رعب اور ہیبت اللہ تعالی ڈال دیتا ہی* سو حضرت سید احمد قدس سرہ نے جو طریقہ نکالا ہی اور اُسکا نام طریقہ محمدیہ رکھا ہی سو صحیح ہی* اور وہ بلا شبہہ حق ہی * اور اُسکی تسمیہ کی وجہ ہم نے زاد التقوی میں لکھا ہی اُسکے بیان کی یہاں حاجت نہیں *

مضمون کے موافق اپنے معتزلہ ہونیکا اقرار کیا ہی قَالَ فِی الدُّرِّ الْمُخْتَارِ اِنَّ الصَّحِیْحَ مِنْ مَذْھَبِ اَھْلِ السُّنَّۃِ اَنَّ الْاَصْلَ فِی الْاَشْیَاءِ التَّوَقُّفُ وَالْاِبَاحَۃُ رَاْیُ الْمُعْتَزِلَۃِ انتہی یعنے کہا در مختار مین بیشک صحیح مذہب اہل سنت مین یہہ ہی کہ اصل اشیا مین توقف ہی اور اباحت رای معتزلہ کی ہی انتہی اب جائل پر واجب ہی کہ پہلے در مختار کا جواب دیکر اپنے کو مذہب معتزلی سے نکالے اور اہل سنت کے مذہب مین داخل ہو بعد آ سکے آگے گفتگو کرے *
عجب شامت اعمال ہی کہ جائل پہلے سوال مین رافضی بنا اور دوسرے مین معتزلہ * ف * فی الحقیقت جائل کا معتزلہ ہونا آگے ہی سے ثابت ہی کیونکہ اُسنے اپنے رسالہ خطرات مین لکھا ہی کہ حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول مین اپنے برحق و صواب ہی * اور یہی رای معتزلہ کی ہی اور اہل سنت کے نزدیک حق واحد ہی جو چارون مذہب مین دائر ہی چنانچہ توضیح اور تفسیر احمدی وغیرہ مین اسکی تصریح ہی من شاء فلیراجع الیہ * سوال سوم *
طریقہ محمدیہ کہ مخترع میر احمد و مولوی اسمعیل و مولوی عبد الحی است حق است یا باطل بر تقدیر اول سبب اخراج این فرقہ از مکہ معظمہ و تعذیب ایشان بحبس و تعزیر چہ باشد و بر تقدیر ثانی بس اقتدا در پس معتقد من صحت آن صحیح خواہد شد یا نہ *
ترجمہ تیسرے سوال کا * طریقہ محمدیہ جو ایجاد کیا ہوا میر احمد و مولوی اسمعیل و مولوی عبد الحی کا ہی سو حق ہی یا باطل اور در صورتیکہ

ہم نے رسالہ تقویۃ الایمان اور نسیم السحر وغیرہ مین خوب لکھا ہی
انکو البتہ مکہ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین اور وے لوگ
مذہب کے انکار کے سبب سے مکہ معظمہ سے نکالے گئے ہین *
اور انکے مذہب کے نکالنے والے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ
ہرگز نہ تھے * جیسا جاہل لوگ سمجھتے ہین * ہان سائل کے مرشدون کو
مولانا مرحوم نے بیعت کرنے اور پھر پیرزادی اور مرثیہ خوانی
کرنیکے مقدمہ مین نہایت ذلیل کیا تھا * اور سائل کے مرشدون کا
مذہب تفضیلی ہی اور تفضیلیہ رافضیون کے چھوٹے بھائی ہین
جیسا سگ زرد برادر شغال * اور سائل مین رفض کی باتین
بلاشبہہ موجود ہین چنانچہ مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی اور مسمر
بنانے سے سائل کو ہر کوئی رافضی جانتا ہی * اور اجنبی عورتونکو
جو سائل توجہ دیتا ہی اور اسوقت اسسے آنکھ ملاتا ہی اور جب
وہ عورت شہوت کے سبب سے بیہوش ہو جاتی ہی سائل
اسکی چھاتی پر ہاتھ پھیرتا ہی اور کہتا ہی کہ یہ باتی فنا فی اللہ
ہوگئی * غرض سائل ایسی ایسی ناشایستہ حرکتین کرتا ہی کہ اسکے
بیان کرنے سے شرم آتی ہی سو یہ سب باتین رفض کے رسالہ پر
سائل نے زیادہ کیا ہی * اب زیادہ لکھنے کی حاجت نہین * مسلمان
لوگون کو مناسب ہی کہ سائل کا تعصب کیا ہو اور رسالہ خطر ت
دیکھین * اور ہماری تصنیفات مین سے مثل مفتاح الجنت اور
تقویۃ الایمان اور دعوات سمو سہ اور رفیق السالکین اور حق الیقین

اس مقام میں ہمارا اسقدر اقرار کرنا کفایت ہی کہ حضرت
سید احمد قدس سرہ کے طریقہ کا نام طریقۂ محمدیہ ہی اور اُنکا مذہب
حنفی ہی * لاکھوں عالم اُس طریقہ میں داخل ہو کے فائدہ پائے ہیں *
اور حضرت مولانا عبد الحی اور مولانا محمد اسمعیل رحمہما اللہ تعالی بھی
اُس طریقہ کے خوشہ چینوں میں سے ہیں * جو شخص کہتا ہی کہ
یہہ طریقہ نکالنے میں یہ دونوں بھی شریک تھے وہ شخص بڑا جھوٹھا
اور علم تصوف سے جاہل ہی * اور یہ دونوں بزرگ حنفی
مذہب تھے * اور مسائل کے استاد لوگ جو کلکتہ کے مدرسہ کے
مدرس ہیں اس طریقہ میں داخل ہوئے * چنانچہ مولانا محمد وجیہ
صاحب مدرس اول حضرت سید احمد قدس سرہ کے خاص
مریدوں میں سے ہیں * اور مولانا فضل الرحمن مغفور قاضی القضاۃ
صدر اور قاضی عبد الباری صاحب قاضی شہر کلکتہ حضرت سید
ممدوح مغفور کے خاص مرید ہیں * اور مولوی ابو الحسن صاحب
ساکن چاٹگام کے حضرت سید ممدوح کے خاص مرید ہیں * اور
امام مصطفی مرد اور رحمۃ اللہ عابد جو مکہ معظمہ میں حنفی مصلی کے امام تھے
وہ بھی اس طریقہ میں داخل تھے اور اس طریقہ والوں کو مکہ معظمہ کے
لوگ کبھی برا نہیں جانتے * اور نہ یہہ لوگ مکہ معظمہ سے کبھی
نکالے گئے * بلکہ اسوقت بھی ہزارہا آدمی اس فرقہ کے حرمین
شریفین میں موجود ہیں * ہاں لامذہب لوگ جو چاروں مذہب کے
منکر ہیں اور وے اپنے مذہب کو محمدی کہتے ہیں * اور روا انکا

اُلفتہ اکر نے بین شبہہ کیا ہی سوا سوا سطے ہی کر وہ ہو دا اکثر عقائد
اور اعمال بین اہل سنت کی مخالفت کرتا ہی * چنانچہ اُسیے رسالہ
خطرات مین لکھا ہی کہ خالق عین مخلوق کا ہی اور خدا ہر چیز بین
ساری ہی اور خدا سے تعالی اور رسول کریم اور ساری مخلوقات
سب متحد فی الذات ہین اور نسبت اُن سب کے درمیان بین
مانند نسبت روح اور قالب اور جوارح کے ہی یعنے خدا یتعالی
بجاے روح کے اور رسول کریم بجاے قالب کے اور باقی
مخلوقات بجاے جوارح کے ہی * اور بندہ جب ترقی کرتا ہی
خدا ہوتا ہی اور خدا جب تنزل کرتا ہی بندہ ہوتا ہی * اور
رسول کریم اور ابو بکر صدیق اور ابو جہل تینون ایک ہین *
ان تینو مین صرف فرق اعتباری ہی اور بندہ جب واصل ہوتا ہی
تو شریعت کی تکلیفات اُسّے ساقط ہو جاتی ہی * بلکہ شریعت
اُسکے حق بین باطل ہوتی ہی * اور شریعت اور حقیقت باہم
مخالف ہی شریعت مین اثبات عبودیت کی ہی اور طریقت
مین ابطال اُسکا بلکہ اثبات انانیت حق کی ہی ذات میں
سالک کے * اور حق متعدد ہی اور ہر مجتہد ہر قول مین اپنے برسر
صواب ہی * اور مرثیہ پڑھنا اور نوحہ وزاری کرنا محرم مین
مستحب ہی اور منکر اُسکا دشمن اہلبیت کا ہی اور جو شخص
کہ عاشورہ کے روز عبادت کریگا اور سرمہ لگاویگا حشر اُسکا
یزید کے ساتھ ہوگا * اسیطرح اور بھی بہت سی باتین

اور زاد التقوی اور رسم الحرمین وغیرہ کے جو اس شہر اعظم
آباد و معروف چھاپکا میں موجود ہو اُسکو دیکھیں * اور سائل کا
اور ہمارا مذہب پوچھنا یعنی جسکے مذہب میں غلو پائیں اُسکو دجال
کذاب جانکے چھوڑ دیں * اب زبانی بات کا کچھ اعتبار نہیں
جسکی تصنیف سے جو بات ثابت ہی وہم ٹھیک ہی مثل مشہور ہی
نہ ہو کہو نہ ایک لکھو * ف * سائل نے جو لکھا ہی کہ اس طریقے کے
معتقدین کے پیچھے نماز درست ہی یا نہیں سو اُسکے دھوکے کی بات
ہی کہ عوام الناس کو فریب دینے کے واسطے لکھا ہی * حضرت
سید احمد قدس سرہ کے گروہ کے پیچھے بلا شبہہ نماز درست ہی
اور سواے بدعتی مقلدون کے اہل حق میں سے کسی نے اب تک
اس بات میں شبہہ نکیا * کیونکہ عقائد اور اعمال اس گروہ کے
کسی بات میں اہل سنت کے مخالف نہیں بلکہ ہو بہو اُسکے موافق ہین
* ہان لامذہبون کے پیچھے نماز درست نہیں * اور وے لوگ
سید صاحب کے مخالف ہین اُنکے طرفہ میں وے ہرگز داخل نہیں *
اور اُن لوگونکا دعوی کرنا سید صاحب کی اطاعت اور پیروی کا
فقط زبانی ہی جیسا دعوی کرنا رافضیون کا حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا کہ دعوی بلا دلیل ہی * اور لامذہبون کے
سب سید صاحب اور اُنکے سچے مریدون کو برا کہنا جیسا روافض کے
سب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور اُنکے تابعین کو
برا کہنا ہی * نعوذ باللہ منہ * اور سائل نے جو اس گروہ کے پیچھے

ہوتا کہ بہت سے عرب نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہی *
اور بعد ازاں انکے خلیفوں اور مریدوں مین سے بہت سے عرب
اب تک موجود ہین * اور لامذہبون کو وہابی کہنے کے سبب سے
سید صاحب کے سب تابعین کو وہابیہ کہنا ہمارا اور صوفیوں کی
برائی کے سبب سے سب مسلمانون کو رافضی بولنا ہی *

* سوال پنجم *

کتب مصنفہ مولوی اسمعیل واتباع وی از تقویت الایمان
و تنویر العینین و صراط المستقیم و مسائل اربعین و مائۃ المسائل
کہ در ابطال کلام و فقہ و تصوف اہل سنت و جماعت تصنیف
شدہ است حق است یا باطل بر تقدیر اول لازم آید امت محمدی
از ابتدای بعثت آنحضرت ﷺ تا خروج این فرقہ کافر خواہند بود
زیرا کہ کافہ اہل سنت و جماعت اعتقاد علم غیب و تصرف
و نسبت حضرات انبیا و اولیا داشتہ اند درین باب بخلاف ایشان
کتب عدیدہ تصنیف شدہ است و آن کتب در ایادی ابنا
ملت اول و آن در مذہب حدید شرک است و بر تقدیر ثانی پس اتباع
مسلمانان مر این فرقہ را در عقائد و اعمال ایشان خروج از دائرہ
اسلام خواہد بود یا نہ *

ترجمہ پانچوین سوال کا * مولوی اسمعیل اور انکے گروہ کی تمام
تصنیفی کتابین مثلاً تقویۃ الایمان و تنویر العینین و صراط المستقیم
و مسائل اربعین و مائۃ المسائل جو کہ اہل سنت و جماعت

اُس رسالے مین لکھا ہی جسکو شبہہ ہو وہ اس رسالہ مسائل سے
ملاکر اول سے آخر تک دیکھ لے * سو اسواسطے سید صاحب کے
گروہ کے لوگ علماے اہل سنت کے فتوی کے مطابق مسائل کے
اور مسائل کے تابعین کے پیچھے نماز نہین پڑھتے ہین * اور انکو
مذہب سنت وجماعت سے خارج سمجھتے ہین * اور یہی سمجھنا
اُنکا حق ہی اور دلیل اسکی ساری کتاب اہل سنت کی
موجود ہی * اسواسطے مسائل مارے عداوت اور عناد کے عوام کو
فریب دیتا ہی کہ سید صاحب کے گروہ کے پیچھے نماز درست نہین
ہان اگر رافضیون کی نماز اُنکے پیچھے درست نہو تو نہو سکے وہ *
اہل سنت کی نماز بلاشبہہ درست ہی *

* سوال چہارم *

آن فرقۂ حادثہ حضرت پاشا و علماے مکۂ معظمہ موسوم بفرقۂ وہابیہ
شدہ اند یا نہ *

ترجمہ چوتھے سوال کا * مکۂ معظمہ کے پاشا اور وہان کے عالمون نے
اس نئے فرقے کا نام فرقۂ وہابیہ رکھا ہی یا نہین *

* جواب *

چوتھے سوال کا جواب تیسرے سوال کے جواب مین ہو گیا * ف *
یعنے لامذہبون کو مکہ معظمہ کے لوگ وہابیہ کہتے ہین * اور اُنکو اُن لوگون
مذہب کے انکار کے سبب وہان سے نکال دیا ہی * اور
سید صاحب کے طریقہ والون کو وہان کے لوگ برا نہین کہتے * بلکہ

حق مین ثابت کرنے کا انکار تھے کہ باب مین اہل سنت وجماعت کے
اعتقاد کے مخالف نہین ہی * اور تقویت الایمان جو ہر قسم شرک کے
رد مین ہی * اور صراط المستقیم جو علم تصوف مین ہی * اور
حضرت سید صاحب ممدوح نے اسکو لکھوایا ہی اور وہ کتاب
عوارف المعارف اور تعرف اور رسالۂ امام قشیری اور
رسالۂ ابو النجیب سہروردی اور فتوح الغیب وغیرہ تصوف کی
معتبر کتابون کے موافق ہی * اور مائۃ المسائل جو حضرت مولانا
محمد اسحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی اور کاتب
اُسکے حضرت مولانا احمد اللہ انامی محدث رحمۃ اللہ علیہ ہین *
اور اُس مین سو سوالون کا جواب حدیث اور تفسیر اور حنفی
مذہب کے فقہ کی معتبر کتابون سے لکھا ہی * اور اسیطرح سے
مولانا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل اربعین بھی معتبر کتابونسے
لکھا ہی * سو یہ چارون کتاب بھی علم غیب اور تصرف مذکور کے
مقدمہ مین اہل سنت وجماعت کے عقائد کے خلاف ہرگز نہین ہین
اور اُن چارون کتاب کے اول سے آخر تک کا جو مضمون ہی اُسّے
ابتداء بعثت آنحضرت ﷺ سے لیکے آج تک کی ساری اُمت
محمدی کا اسلام ثابت ہوتا ہی * اور اہل سنت وجماعت کے
عقائد اور فقہ اور تصوف کی کوئی کتاب انبیا اور اولیا کے واسطے
علم غیب اور تصرف ثابت کرنے کے باب مین تصنیف نہوئی
اور ایسے مضمون کی کتاب کا اہل سنت وجماعت کے ہاتھہ مین

اُسکے علم کلام و فقہ و تصوف کے باطل کرنے کو تصنیف ہوئی ہیں
وہ سب حق ہیں یا باطل ور صورتیکہ وہ سب حق ہوویں تو اُمت
محمدی زمانہ نبوت سے آنحضرت صلعم کے لیکر اس فرقہ کے ظاہر
ہونے تک کافر ہو گئی ہی کیونکہ تمام اہل سنت و جماعت کو انبیا
و اولیا کے علم غیب و تصرف کا اعتقاد تھا چنانچہ اُنھوں نے
اسی باب میں اپنے مذہب کے موافق بہت سی کتابیں تصنیف کیں
اور وہ کتابیں اُنکے یہاں نا تھوں ہاتھ مروج ہوتی آئیں اور اسطرحکا
اعتقاد رکھنا اس نئے مذہب والون کے نزدیک شرک ہی * اور
جس تقدیر میں مولوی اسمعیل وغیرہ کی کتابونکو باطل کہیں تو
اس فرقہ کے عقاید و اعمال کی جو مسلمان پیروی کریگا وہ اسلام سے
خارج ہوجائیگا یا نہیں *

* جواب *

پانچوین سوال کا جواب یہ ہی کہ تنویر العینین جو کتاب ہی سوا اسکے
مولانا محمد اسمعیل مرحوم کے لکھے ہوئے چند ورق رفع یدین کی ترجیح
میں ہیں اور بعد اُسکے مولانا مرحوم نے اپنے مرشد حضرت سید احمد قدس
سرہ کے سمجھانے سے اپنے قول سے رجوع کیا * یعنے رفع یدین کرنیکو چھوڑ
دیا اور لا مذہب لوگوں نے تنویر العینین میں اپنی طرف سے بہت سی
باتیں زیادہ کر کے لکھا اور حضرت سید احمد صاحب کے خلیفہ لوگو نکا
عمل تنویر العینین پر نہیں ہی بلکہ اُن لوگون نے اُسکا رد لکھا ہی
اور باوجود اسکے وہ کتاب علم غیب اور تصرف انبیا اور اولیا کے

تصرف ثابت نہیں ہوتا بلکہ تصرف بالاستقلال صرف اللہ ہی کے
واسطے ثابت ہی اور قرآن مجید مین جا بجا علم غیب اور تصرف خاص
اللہ ہی کے واسطے ہونیکا مذکور ہی * نوین سپارہ سورۂ اعراف مین
قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا آخر تک کی تفسیر تفسیر مدارک مین
دیکھنا چاہئے کہ ان دونون مضمون کو اللہ ہی کے واسطے خاص
ہونا مصرح لکھا ہی * اور انتیسوین سپارہ سورۂ ملک مین
تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ آخر آیت تک کی تفسیر تفسیر
مدارک مین دیکھنا چاہیئے کہ سارا تصرف اللہ ہی کے واسطے خاص
ہونیکی تصریح کیا ہی * اور جو کہ سائل کے اس مضمون سے (کہ
حضرات انبیا اور اولیا کے حق مین علم غیب اور تصرف کا اعتقاد
ہمارے اہل سنت و جماعت رکھتے آئے ہین) کسی عوام مسلمان کا
عقیدہ بھی خراب ہونیکا خوف نہین بلکہ عوام لوگون نے
اس مضمون کو شایستہ جان کی مسجد مین پڑھکے کہا کہ ایسی بات
تو چمار اور ہاڑی بھی نہ کہیگا * اور مولوی عبد القادر جو معتقد خاص
سائل کے ہین انھون نے یہہ مضمون سنکے کہا کہ یہہ مولوی
مخلص الرحمن پر بہتان ہی * وہ ایسی بات کبھی نہ لکھین گے *
اسواسطے ہمنے اس مضمون کا رد زیادہ لکھا * سارا جہان
اس مضمون کو رد کریگا * اور ایسے مضمون کا سائل کے ہاتھ سے
لکھا جانا حقیقت مین سائل پر بڑا بھاری اترا ہی کہ سب علم بھول گیا
نہ منقول کی رعایت کیا نہ معقول کی * ہمارے جد اور جد پاک

ستداول ہونا کیا معنے بلکہ اس مضمون کی کتاب کا اسلام کے کسی فرقہ کے پاس نشان بھی نہیں * یہہ جاہلون کا بہتان اور عوام کو فریب دینا ہی اور اس جاہل نے فقط مذکور کتابون پر بہتان نہیں کیا ہی بلکہ اہل سنت و جماعت کی کتب مذہب یعنے بہت سی کتابون پر بھی بہتان کیا اور اُن کتابون کا تصنیف ہونا شرک کی تائید مین لکھا * اور حقیقت یہہ ہی کہ شرح عقائد نسفی اور فتاوی سراجیہ اور فتاوی عالمگیری اور تفسیر مدارک وغیرہ سے صاف ثابت ہی کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالی کی ذات منزہ اور مقدس کے واسطے ثابت ہی اور دوسرے کسی کے واسطے نہین نہ فرشتون اور نبیون اور ولیون کے واسطے نہ اور کسی کے واسطے * ہان اولیا لوگ جو بعضے وقت بعضی باتون سے غیب کی خبر دیتے ہین سو وہ خدا تعالی کے اعلام اور آگاہ کرنے سے ہی * اسکو کشف اور الہام کہتے ہین * اُسکا نام غیب دانی نہین * اور یہہ اولیا کی کرامت ہی اور کرامت اولیا کی حق ہی * باقی رہا تصرف یعنے دینا لینا مارنا جلانا وغیرہ کارخانۂ الٰہی مین دخل کرنا سو وہ بھی اصلاً کسی کے واسطے ثابت نہین * ہان اولیاء اللہ کا عالم مین تصرف کرنا بقوۃ اللہ البتہ ثابت ہی یعنے اللہ کی مدد سے ایسے خرق عادات اور کرامات ظاہر ہوتی ہین اور بلا کا دفع کرنا یا بیمار کا مرض دور کر دینا اور اپنے ذکر اور فکر کی تاثیر دوسرے مین ڈالدینا اُن سے ظاہر ہوتا ہی تو ایسے علی الاطلاق

جاہلون نے اسکے مضمون کو اپنی راہ و رسم کے خلاف پاکر اسکو
انکار کیا ہی * اور بیہودہ اعتراضین لگا لگا کر تردید مین اسکی
رسالے لکھے ہین * اور اسکے مصنف مولانا محمد اسمعیل شہید
رحمۃ اللہ علیہ پر بیہودہ تہمتین لگا کر اشتہار کیا ہی * لیکن
مضمون * لکل فرعون موسیٰ * یعنے ہر فرعون کے واسطے
ایک موسیٰ ہی علماے دیندار نے بھی اُن مخالفون کے جواب مین
بہت سے رسالے لکھے * اور بڑی بڑی معقول دلیلون سے اُن کے
اعتراضون کا جواب دندان شکن دیا * چنانچہ رسالہ توقیۃ الایقان
شرح تقویۃ الایمان اور تنبیہ الضالین عن طریق سید المرسلین
اور فیض عام اور باران رحمت وغیرہ جو تصنیف کئے ہوئے
علماے مدراس کے ہین * اُن مین مخالفون کے اعتراضون کا
جواب اور اُن کے مضمون کی تردید بخوبی مذکور ہی * جسکو دیکھنا
منظور ہو تو اُن کتابون مین دیکھ لے * اور مسائل کے انکار کی
غلطی خود مسائل کی دلیل سے ثابت ہوتی ہی کیونکہ اس کے سوال کا
خلاصہ یہ ہی کہ مائۃ المسائل وغیرہ کتابین اہل سنت و جماعت
کے تصوف اور فقہ اور عقائد کے ابطال مین تصنیف ہوئی ہین
کیونکہ اس مین انبیا اور اولیا کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو
شرک لکھا ہی * حالانکہ اہل سنت و جماعت اُن بزرگون کی
غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد رکھتے تھے * اور اس باب مین
اُنکے مذہب مین بہت سی کتابین تصنیف ہوئی ہین * تو اس دلیل سے

لوگونکی ایسی نامعقول بات بکا سچ ہی * بیت * چون خدا خواہد
کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان برد * ف * جاننا چاہئے
کہ کتاب صراط المستقیم و ملفوظات حضرت سید احمد قدس سرہ
کا ہی ہندوستان اور بنگالے کے سب مسلمان لوگ اسکے معتقد ہوئین
اور سب کوئی اسکو متبرک سمجھتے ہین * یہانتک کہ مدعی
اور فاسق لوگ بھی ادب سے اس پر کچھ کلام نہین کرتے ہین
اور بڑے بڑے محققین اہل باطن فرماتے ہین کہ اس کتاب مین
گویا کہ حقائق اور معارف کے ایک بحر بے پایان کو کوزہ مین بھرا ہی
* سمجھنے والون کو ہر فقرہ سے اسکے اتنے فوائد نکلتے ہین کہ
اسکی تفصیل کے واسطے ایک دفتر طویل چاہئے * آج تک منکر اسکا
سوا اس مکدل منکردین کے دوسرا کوئی نظر نہ آیا * و علی ہذا
القیاس مسائل اربعین اور مائۃ المسائل بھی ہندوستان
بنگالے کے سب علماے محققین کے نزدیک مقبول ہین * کسی نے آج تک
حرف انکار کا انکے لئے زبان سے نہ نکالا بلکہ ہند و بنگالہ کے بڑے بڑے فضلا نے
اپنے رسالون مین ان دونون کتابونکی تعریف لکھی ہین * اور
ان دونونکی سندی دلیلین بیان کین * تو ایسی کتابونکو سائل کا انکار کرنا
آفتاب کے منھہ پر تھوکنا ہی * فی الواقع رافضیون کے
انکار سے اہل سنت کی کتابون کی عزت جانے کی نہین * اور
پادریون کی قسمت سے مسلمانون کا مرتد ہونے کا نہین * ہان
تقویۃ الایمان و اقسام شرک کی تردید مین لکھا ہی بعض زیادہ

کہ دعوی کرنا علم غیب کا کفر ہی اور اس پر اجماع ہی اہل سنت کا
تو اس سے ثابت ہوا کہ علم ہر غیب کا عموماً کسی مخلوق کو حاصل نہین
ہوتا ہی کیونکہ اگر وہ حاصل ہوتا تو دعوی کرنا بھی اسکا درست ہوتا
کیونکہ امور محسوسہ کا دعوی کرنا بلا شبہ درست ہی * اور بہت سی
آیتین قرآن شریف کی بھی اس بات پر دلیل ہی چنانچہ اُن مین
سے یہ آیت سورہ نمل کے پانچوین رکوع مین مذکور ہی قُلْ لَّا يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کہہ اے پیغمبر کہ
نہین جانتا ہی جو کوئی آسمانون مین اور زمین مین ہی غیب کو سوائے
خدا کے * اور سورہ انعام کے پانچوین رکوع مین ہی کہ قُلْ لَّا اَقُوْلُ
لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ ط کہہ اے پیغمبر کہ مین نہین کہتا ہون
کہ میرے پاس خزانے الله تعالی کے ہین اور نہین کہتا ہون کہ مین غیب
جانتا ہون اور نہین کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون * نہین پیروی
کرتا ہون مگر اُس چیز کی جو وحی کی گئی ہی میری طرف * اسیطرح
اور بھی بہت سی آیتین ہین کہ لکھنا اُسکا طول ہی * وعلی ہذا
القیاس بزرگون کے واسطے تصرف یا اصالت کا اعتقاد کرنا بھی
کفر ہی جیسا کہ بحر الرائق مین اولیاؤن کی نذر کی حرمت کے بیان مین
لکھا ہی اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتِقَادُ
ذٰلِكَ كُفْرٌ یعنی نذر کرنے والے نے سمجھا کہ اولیا تصرف کرتے ہین
امور دنیا مین سوا خدا کے اور اعتقاد کرنا اس بات کا کفر ہی اور

مسائل کی غلطی اور کج فہمی یوں ثابت ہوتی ہی کہ اُسنے بزرگوں
کی غیب دانی اور تصرف کے اعتقاد کو عقیدہ اہل سنت کا لکھا ہی*
حالانکہ اہل سنت ایسے عقیدہ سے تو کفر کہتے ہیں چنانچہ ملا علی
قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہی اعلم ان الانبیاء علیہم السلام
لم یعلموا المغیبات الا ما علمهم الله تعالی احیانا وقد صرح
الحنفیة بالتکفیر باعتقاد ان النبی ﷺ یعلم الغیب
لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من السموات والارض
الغیب الا الله * کذا فی المسایرة انتهی یعنی جان تو کہ تحقیق
انبیا علیہم السلام غیب کی باتوں کو نہیں جانتے تھے مگر اسقدر کہ
کبھی اللہ تعالی اُن لوگوں کو تعلیم کر دیوے اور تحقیق علماے حنفی
نے تصریح کی ہی کہ اعتقاد کرنا اس بات کا کہ رسول ﷺ غیب
جانتے تھے کفر ہی * کیونکہ اسمیں مخالفت ہوتی ہی اس قول
کی جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ کہہ اے پیغمبر نہیں جانتا ہی کوئی
شخص آسمانوں میں اور زمین میں غیب کو سواے اللہ تعالی کے
* ایسا ہی لکھا ہی کتاب مسایرہ میں انتہی * پھر جب کہ پیغمبروں کا
یہ حال ہو تو دوسروں کی کیا پوچھنا ہی * اور فتاوی قاضی خان
اور بحر الرائق میں لکھا ہی کہ اگر کوئی نکاح کرے خداے تعالی اور
رسول کی شہادت سے یعنی یوں کہے کہ خدا اور رسول اس نکاح کا
گواہ ہی تو جائز ہوگا کیونکہ ناکح نے اعتقاد کیا کہ رسول کریم غیب
جانتے ہیں انتہی * اور فتاوی رد المختار میں کئی مقام میں تصریح کی ہی

علماء اسلام کو مدت تک بوصف علماء اسلام کی خبر معلوم نہوئی اور ہمیشہ اسکے واسطے روتے رہے* وعلی ہذا القیاس جس وقت کہ منافقون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی نبی ﷺ کو کیون معلوم ہوا اور تین روز تک اس کے واسطے پریشان رہا آخر جب کہ آیت اتری تو خوش ہونے اور حقیقت حال اُنکو دریافت ہوئی* اسیطرح بہت سی نظیرین کتب معتبرمین موجود ہیں* فی الجملہ جب کہ یہہ بات ثابت ہوئی کہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ غیب والی اور تصرف بالاصالۃ کا اعتقاد کرنا سواے خدا کے دوسرون کے لئے کفر ہی تو بیشک مائۃ المسائل اور صراط المستقیم اور مسائل اربعین اور مانند اسکے جتنے ہیں اہل سنت کے فقہ اور عقائد اور تصوف کے اثبات مین تصنیف ہوئی ہیں نہ اسکے ابطال مین جیسا سائل نے سمجھا ہی* اور اُن کتابون سے ابتداے بعثت سے آج تک امت محمدی کا اسلام ثابت ہوتا ہی نہ کفر* جیسا سائل اپنی غلطی سے سمجھا ہی* اللہ تعالی اسکو اپنے فضل وکرم سے ہدایت نصیب کرے*

* سوال ششم *

مولوی اسمعیل وعبد الحی واتباع واشیاع ایشان بر حق بودند یا باطل

ترجمہ چھٹے سوال کا* مولوی اسمعیل وعبد الحی اور انکے تابعدار لوگ حق پر تھے یا باطل پر*

* جواب *

شیخ عبد الحق دہلوی نے عربی شرح میں مشکوۃ کے لکھا ہی ولیس
الفا د روا لفنا على الا هووا ولياء الله هم الفانون
الهالكون في فعله وقدرته وسطوته لا فعل لهم ولا قدرة
ولا تصرف لا الآن ولا حين كانوا احياء في دار الدنيا فان
صفتهم الفناء والاستهلاك ليس الا انتهى *
یعنے نہین ہی کوئی قدرت رکھنے والا اور کام بنانے والا سوا سے
خدا کے اور اولیا لوگ وہی فنا ہوتے والے اور ہلاک ہونے والے ہین
اللہ تعالی کے فعل مین اور اسکی قدرت مین اور اسکی سطوت مین
* اولیاؤن کے واسطے نہ کوئی فعل ہی اور نہ کسی بات کی
قدرت اور نہ کسی کام کا تصرف نہ اسوقت اور نہ اسوقت کہ
جب زندہ تھے دنیا مین کیونکہ صفت اُن لوگون کی فنا ہونا اور
اپنے کو ہلاک کرنا ہی اور سوا سے اسکے کچھ نہین *
تو ان دلیلون سے صاف ثابت ہی کہ غیب دانی اور تصرف
بالاصالت خدا سے تعالی کے واسطے خاص ہی * دوسرے کو عالم الغیب
اور متصرف فی الامور سمجھنا کفر ہی * ہان بزرگون کو بعضی بات
غیب کی اور تصرف بعضے امر کا کشف اور الہام سے اور تائید سے
خدا کی حاصل ہوتی ہی اور وہ کرامت بزرگون کی ہی * لیکن اسّے
یہہ بات لازم نہین آتی ہی کہ اُن بزرگون کو سب باتین غیب کی
کھلی ہوئی ہین * اور سب امور مین تصرف کرنے کا اختیار اُنکو
حاصل ہوتا ہی * کیونکہ اگر یہہ بات صحیح ہو تو کیا سبب ہی کہ یعقوب

اطاعت کا ہی * اور یہہ جو اپنی جیسی جاہل لوگ کہتے ہین کہ
مولانا محمد اسمعیل قدس سرہ نے چارون مذہب کے سوا دوسرا
پانچوان ایک مذہب نکالا ہی * اور اپنی کتابون مین شفاعت کا
انکار کیا ہی * اور اولیا انبیا کی تعظیم و بزرگی کے اور بزرگون کے
نام مین ثواب پہنچانے کے اور بزرگون کی زیارت قبور کے منکر تھے *
سو یہہ بات ان جاہلون کی محض غلط اور بری بہتان ہی * صرف اپنے
باپ دادے کی رسوم کی محبت اور سنت کی عداوت کے
سبب سے کہتے ہین * اور نامۂ اعمال کو اپنے سیاہ کرتے ہین
مولانا رحمۃ اللہ علیہ پکے سنی اور سچے حنفی تھے اور کبھی کسی سے
تقلید مذہب کی نہین چھڑائی * اس لئے حضرت سید احمد صاحب
قدس سرہ کے ساتھ جو ہزارہا آدمی جہاد کو گئے تھے کوئی بھی
تقلید چھوڑ کر لا مذہب نہ ہوا * باوجودیکہ رات دن ہمیشہ مولانا کی
صحبت مین رہا کرتے تھے اور انکی وعظ سنتے تھے * مولانا علیہ الرحمۃ
نے جہاد مین تشریف لیجانے کے آگے بھی یہان ہزارون جگہہ وعظ
فرمائی اور لوگون کو شرک اور بدعت کی برائیان بتائی ہین * مگر کبھی
مذہب چھوڑ دینے کی وعظ نفرمائی * اور یہہ لامذہبون کا فرقہ جو پیدا
نکلا ہی سو مولانا کی شہادت کے بعد نکلا ہی * مولانا کے حین حیات
مین ان لوگون کا نشان بھی نہ تھا * اور مولانا کی کوئی کتاب سے
اصلا شفاعت کا انکار ثابت نہین ہوتا ہی * فقط جاہلون کی تہمت
اور بہتان ہی دیکھو کتاب صراط المستقیم کو جو مولانا کی تصنیفات

چھٹے سوال کا جواب بھی تیسرے سوال کے جواب میں ہو گیا
* ف * جانا چاہئے کہ مولانا محمد اسمعیل اور مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہما
بڑے دیندار اور تابع سنت تھے اور ظاہر و باطن کے علوم میں یکے کامل تھے *
لوگون کو ہمیشہ توحید اور سنت کی راہ بتاتے تھے اور شرک
اور بدعت کی برائی سناتے تھے * سارے ہند و ستان اور بنگالے مین
اسلام جو بہت ضعیف ہو گیا تھا انہی بزرگون کی کوشش سے
قوی و تازہ ہو گیا اور لوگ گھر گھر نمازی بن گئے * اور اکثر لوگ
شرک اور بدعت کو چھوڑ کر دیندار و متقی ہو گئے * اور کبھی اُن
بزرگون کے قول اور فعل سے کوئی امر خلاف شرع کا آج تک
ثابت نہوا * اور اگر بالفرض ثابت ہو بھی تو وہ بھول چوک
سے ہوگا اور بھول چوک سے سوائے پیغمبرون کے کوئی
محفوظ نہین * پس شریعت کے کامون مین ایسے بزرگون کی
اطاعت کرنی عین اطاعت کرنی دین کی ہی * کیونکہ اصل اطاعت
اور پیروی دین محمدی کی مقصود ہی اور جنکی اطاعت سے ہمکو دین
حاصل ہو وہی ہمارے پیشوا ہین * اور مقصود کے رہنما * باقی رہا
لامذہب لوگ جو مولانا محمد اسمعیل علیہ الرحمۃ کی اطاعت کا دعوی
کرتے ہین سو وے جھوٹے ہین کیونکہ مولانا کے قول و فعل سے
وہ بات جسے جاہل لوگ کہتے ہین اور کرتے ہین ہرگز
ثابت نہین ہوتی ہی پھر اُن لوگون کا دعوی مولانا کی اطاعت کا
جیسا دعوی رافضیون کا حضرات اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر کی

شفاعت محبوبہ اور شفاعت بالادلی کے درمیان فرق نہ سمجھے گے مولانا کو برا کہتے ہین * اور مولانا کے کسی رسالے سے انبیا اور اولیا کی تعظیم کا انکار ثابت نہین ہوتا * بلکہ انکار سالہ منصب امامت اول سے آخر تک انبیا اور اولیا کی بزرگی اور عظمت کے بیان سے بھرا ہی * جسکو شبہ ہو تو اسکو ایک نظر دیکھ لے * اور صراط المستقیم مین بھی اکثر جابجا بزرگون کی تعظیم بلکہ عوام مومنون کی تعظیم کے لیے تاکید لکھی ہی چنانچہ اس مین سے ایک مقام مین یعنے ۲۵۴ صفحہ مین لکھا ہی مضمون اسکا یہہ ہی کہ جو حالات اور مقامات اور تصرفات کہ اس رسالہ صراط المستقیم مین مندرج ہین اگر کوئی شخص کہ ان سے متصف ہو یا فقط دریافت علمی سے انکے بہرہ مند ہو * تو اسکو لازم ہی کہ تعظیم اور تکریم مین اُن لوگون کی جو ان امور سے عاطل اور غافل ہین کوتاہی نکرے بلکہ حسب حال ہر ایک کے حق تعظیم کا ادا کرے کیونکہ ہر ایک مسلمان اللہ تعالی کے نام پاک کے ذکر کرنے سے قاصر نہین * تو چاہیے تعظیم اُس مومن کی واسطے تعظیم اس پاک نام کے چاہیئے * اور یہہ نام پاک بہت بڑا مرتبہ والا نام ہی کہ مقابلہ مین اس نام پاک کے کسی چیز کا وزن نہین ہو سکتا ہی * اور دریافت لوگون کی اُنکے کمال کی حقیقت مین نہین پہنچتی ہی اور اُسکے اجر اور ثواب کا پایان نہین انتھی * تو اس مضمون سے سوائے تعظیم بزرگون کے عوام مومنون کی تعظیم کا لزوم بھی صاف ثابت ہوتا ہی پھر ایسے

ہے ہی شفاعت کے بیان سے بھرا ہی چنانچہ اُس میں سے
ایک مقام میں یعنے ۳۳۷ صفحہ میں لکھا ہی کہ مالک کو چاہیے کہ ادا
کرنے میں حقوق انبیا اور اولیا کے بلکہ عامی مومنونکے اور معظم
کرنے میں اُن لوگون کے بہت سی کوشش کرے کیونکہ یہی لوگ
سب کے سب اُسکے سعی کرنے والے اور شفاعت کرنے والے
ہونگے * اور سعی اور شفاعت اولیا اور انبیا کی تو بہت ظاہر ہی
لیکن سعی ہر مومن کی دعا سے خیر ہی تو توقع ہے دعاے خیر کی
جو اس مقام میں کام آنے کا ہی تعہد اور خاطرداری ہر مسلمان کی
کرے انتہی * پس اس مضمون سے پیغمبر صاحب کی شفاعت
کے سوا اولیا اور شہید اوغیرہ مومنون کی شفاعت بھی
ثابت ہوتی ہی * پھر آگے چلکے ایک سطر کے بعد لکھا ہی کہ قرآن
اور قرآن کی صورتین اور کعبہ اور نماز اور روزہ وغیرہ یہ سب بھی
مرتبہ شفاعت کا رکھتے ہین تو چاہیے کہ ان سبھون کو اپنے سے
راضی رکھے انتہی * اور ۲۵۴ صفحہ میں لکھا ہی با آنکہ شفاعت
شافعی در حق او مقبول فرماید وشافع را توفیق و قوت شفاعت
دہد انتہی * تو ایسے بزرگون کو شفاعت کا منکر کہنا سواے جہالت
یا عداوت کے نہین * ان مولانا مرحوم نے اپنی بعضی کتاب مین
شفاعت مجبرہ کا رد لکھا ہی اور شفاعت بالاذن کو ثابت کیا *
جو وہ مطابق عقائد اہل سنت وجماعت کے ہی * چنانچہ تفسیر مدارک
اور بیضاوی اور عقائد کی کتابون میں تصریح کی ہی * جاہل لوگ

اور لکھو کہ یہہ کوان سعد کی ماں کے واسطے ہی یعنے اُکے ثواب کے واسطے ہی انتھی * تو اس روایت سے ثواب پہنچانا عبادات مالی کا صاف ثابت ہوا * بعد اُسکے لکھا ہی کہ اور ثواب رسانی کی صورتون مین سے جو مروی ہین پڑھنا سورہ یٰسین کا ہی کہ ساتھہ قید روز جمعہ اور زیارت قبور والدین کے وارد ہوا ہی انتھی * تو اس روایت سے ثواب پہنچانا عبادات بدنی کا اور جواز زیارت قبور کا بخوبی معلوم ہوا * پھر بعد اسکے لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے غلامونکو آزاد کیا انتھی * تو اس روایت سے بھی ثواب پہنچانا عبادات مالی کا ثابت ہوا * بعد اس روایت کے لکھا ہی کہ اسی پر قیاس کرنا چاہئیے سب عبادتون کو جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اور ثواب اُسکا کہ سکتا ہے لوگون میں سے کسی کی روح میں پہنچاوے اور طریق اُسکے پہنچانیکی دعا سے خیر کرنا جناب الٰہی مین ہی سو یہہ کام البتہ بہتر اور مستحسن ہی انتھی * اور ایسا ہی بہت سے مقامون مین اُس رسالے کے مذکور ہی جسکو شوق ہو تمام مضامین دیکھہ لے * بس باوجود اسکے جو لوگ کہ مولانا ممدوح کو منکر ثواب رسانی اور زیارت قبور کا سمجھتے ہین وہ فقط جہالت اور حماقت اپنی ظاہر کرتے ہین * اور نامہ اعمال اپنا سیاہ کرکے مولانا کی عزت اور درجات کو آخرت مین بڑھاتے ہین * مگر دیندارون کو اس بات سے کچھہ نا درستی نہین ہو سکتی جو سمجھتے ہین

بزرگون کو اولیا اور انبیا کی تعظیم کا منکر سمجھنا سواے جہالت کے
ہمین * اور مولانا علیہ الرحمۃ نے اولیا کے نام کی نذر کرنے اور اُنسے
بالاستقلال مدد چاہنے اور اُنکے آستانون اور قبرون کو سجدہ کرنے
اور قبر کی چارون طرف طواف کرنے اور اُس کی خاک لیکر
سر اور منھہ پر ملنے اور چوکھٹ اور قبرون کو چومنے کو (جو جاہلون
کے نزدیک تعظیم اولیا کی ہی) منع کرتے تھے * اور اِس منع مین
مولانا کچھہ اکیلے نہین بلکہ سلف سے لے خلف تک سب علما اُس
منع مین شریک ہین * اور ہماری کتب عقائد اور فقہ اور
حدیث اور تفسیر اور تصوف اہل سنت کی اِس مضمون پر
دال ہی * یہان طوالت کے خوف سے اسکو نہ لکھا * اور مولانا کے
قول و فعل سے انکار ثواب رسانی اور زیارت قبور کا بھی
ہرگز ثابت نہین ہوتا * بلکہ برخلاف اسکے رسالہ صراط المستقیم مین
جا بجا ثبوت اسکی پائی جاتی ہی * چنانچہ ایک مقام مین اُسکے یعنے
صفحہ ۱۳۷ مین لکھا ہی مضمون اُسکا یہہ ہی کہ اور دوسری
صورتین ثواب رسانی کی سواے دعا کے جو ہین اُسمین سے
کھدوانا کوئین کا مروی ہی کہ حضرت ﷺ سے سعد بن معاذ
رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میری مان اچانک مرگئی اور کچھہ کہنے کی
طاقت نپائی اگر بولنے کی طاقت پاتی تو کچھہ وصیت کرتی پس اگر
اسکے واسطے کچھہ کرین یعنے صدقہ اور حسنات کرین تو نفع اسکا
اُسکو پہنچیگا یا نہین * آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہان [illegible]

دیکھا تو اُنکے علم خداداد سے تعجب کیا * اور ایک مقام مین اُس زمانے کے لکھا ہی کہ فیض آباد کے جامع مسجد مین وجود یہ باہمد آپ کی وعظ مین بہت سے جمع تھے اُسوقت بر سر منبر وحدت الوجود کے مسئلہ کا رد ایسا کیا کہ بیان سے باہر ہی * اور بہت سے وجودیہ مشائخ نے وہین توبہ کی * اور مولوی عظمت اللہ تے مولا عصمت محشی شرح ملا کی اولاد مین تر سے ر بردست فاضل ہیں وجودیہ رہنے کے سبب اس وعظ سے خاطر مین ستکرار کی پیدا کی * اور ساترور ایک صبح سے دوپہر تک بحث کی آخرالامر مولانا محقق کی بات پر قائل ہو کر میان صاحب یعنے حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہ سے بیعت کی ہی * اور حین بحث مین مولانا سند کے واسطے فتوحات اور فصوص کی لمبی لنبی عبارتین یاد سے پڑھتے اسوقت مولوی عظمت اللہ حیران ہو کر پوچھتے کہ آپ نے اُن کتابون کو حفظ کیا ہی فرماتے نہین مگر تمام و کمال دو دفعہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا انتہی * اور مولوی حسام الدین صاحب پنجابی سے سناکہ مولوی فضل حق جو تر سے زبردست علامہ ہیتے مولوی فضل امام کے بیٹیں اور فضیلت اور کمالیت اُنکی تمام ہندوستان مین مشہور ہین تین مہینے تک محنت کر ایک رسالہ بیان مین امکان مثل کے تقویۃ الایمان کے بعض اقوال کے رد مین لکھکر مولانا ممدوح کے پاس بھیجا تھا * جسوقت مولانا ظہر کی نماز پڑھکے جامع مسجد سے شاہجہان آباد کی نکلتے تھے قاصد نے

کہ بزرگان دین میں سے جنکو خدا تعالی نے ظاہر اور باطن کے علوم اور درجات میں کمالیت بخشی ہی* اُنھون نے معاندین حق کی زبان سے نجات نہ پائی* بلکہ خدا تعالی اور رسول کریم بھی اُنکے طعن سے نہ بچے* پھر مولانا علیہ الرحمۃ جو علوم ظاہری اور باطنی مین بڑے کامل تھے کیونکر بچینگے* اگلے زمانے مین ایسے ہی مارد ھاڑ امام حجۃ الاسلام غزالی اور خواجہ ابوالحسن شاذلی اور امام فخرالاسلام رازی وغیرہ بزرگان دین بلکہ صحابہ کرام پر بھی ہو گیا ہی* اور مولانا علیہ الرحمۃ کی کمالات مین سے ادنی کمال جو رسالہ تنبیہ الضالین مین مذکور اس کے لکھا ہی یہہ ہی کہ مولانا علیہ الرحمۃ کو تیس ہزار حدیثین صحاح کی ساتھ اسانید کے اسکے برزبان یاد تھین* اور حضرت شاہ ابوسعید عبدالاحد دار شاہ قدس سرہ رسالہ مین اپنے لکھتے ہین کہ مین نے شیخ عبداللہ سراج کو مکے مین دیکھا ہی کہ مولانا محقق یعنے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کے آگے دو زانو بیٹھکر شبہات پوچھا کئے ہین* اور علم مناظرہ حضرت ہی سے دیکھا ہی* باوجود اسکے کہ اس زمانے مین اُنکا جیسے شیخ عبداللہ سراج کا کوئی مقابل نہ تھا* اور دوسرے مقام مین اُسی رسالے کے لکھا ہی کہ مولانا محقق نے سہل الحصول فی علم المعقول نام ایک رسالہ عربی مین جس کو بڑے بڑے زبردست فاضل دیکھکر حیران ہوئے اُنھین لکھا ہی کہ مولوی فضل امام صاحب نے جو بڑے معقولی نامدار فاضل ہین جب اس رسالے کو

از گاہ برکردہ میر احمد ساختہ بودند وازان جانب منافع ازخلق نمودہ آن در شرع ایشان درست است یانہ *

ترجمہ ساتوین سوال کا * جب کہ تعظیم کرنا اور بزرگ جاننا انبیا اور اولیا کا اُس فرقہ کے مذہب مین شرک ٹھہرا تو کون میر احمد کے قتل ہونے کے بعد اس فرقہ کے لوگون نے مکری کی کھال مین بھس بھر کر اُنکی صورت بنائی اور اسی صورت پرستی مین لوگون سے بہت روپئے کمائے پس یہ صورت پرستی اُنکے شرع مین درست ہی یا نہین *

* جواب *

ساتوین سوال کا جواب بھی پانچوین سوال کے جواب مین گذرا * اور صورت پرستی کرنے والے اور اس حیلے سے روپیہ کھانے والے وہی لا مذہب لوگ ہین جنکا ہم نے رد کیا ہی * سو صورتون کی صورت پرستی کے حیلے سے روپیا کھانیکے سبب سے اُن لامذہبون اور سائل مین ایک مناسبت اور برادری پائی گئی اب سائل کو اُن لامذہبون کی طرف سے جواب دینا بس برادری مین داخل ہی اور اس سوال سے اصل مطلب سائل کا دریافت ہوا * ف * سائل نے جو کہا ہی کہ تعظیم اور اجلال حضرات انبیا و اولیا کا مذہب مین اُنکے شرک ہی سو اگر اُس سے مراد فرقہ اسمعیلیہ ہی تو ہم اُس فرقہ کے حال سے واقف نہین کہ وہ کون ہی اور اعتقاد اُنکا کیسا ہی جیسا کہ پہلے سوال کے جواب مین

اُسوقت وہ رسالہ اُنکے حوالہ کیا * مولانا نے اُسیوقت کھڑے کھڑے
اُس رسالے کو اول سے آخر تک دیکھہ لیا بعد اسکے منبر سیڑھیون مین
مسجد کے بیٹھکر دوات قلم کاغذ منگوا کر رد اُسکا شروع کیا *
اور عصر تک اُسکا رد لکھکر اُسی جاسوس کے حوالہ کر کے نماز عصر کی
ادا کی * اور مولوی فضل حق کی تین مہینون کی محنت کو
دو گھنٹے مین اُڑادی * مولوی فضل حق نے اُس رسالے کو
دیکھہ کر بہت تعجب کیا * اور رد اُسکا نہ لکھہ سکے * پھر اُس
ملک کے بعضے نامعقول نیم ملاؤن کو ہوس ہی کہ دو چار رسالے
صرف و نحو اور معقولات کے پڑھکر اُنجناب لاثانی پر طعن کرین
اور اُنکے تقویۃ الایمان وغیرہ رسالون کا رد لکھین * سبحان اللہ
یہہ چھوٹا منہہ وہ بڑی بات * ع * چہ نسبت خاک را با عالم پاک *
افسوس کہ صدی جاہل لوگ ایسے بڑے ولی اللہ کو جن نے
اللہ تعالی کا نام بلند کرنے کے واسطے لڑتے لڑتے جان دی
اور کافرون کے ہاتھہ سے شہید ہوئے * اور جان و مال اپنا اللہ کی
راہ مین فدا کیا کو تکرار کہتے ہین * اور منتقم حقیقی کے انتقام
سخت سے نہین ڈرتے ہین * اللہ تعالی مولانا منصور کو جزا دے
جزا دے اور دشمنون کو اُنکے دونون جہان مین روسیاہ کرے * آمین

* سوال ہفتم *

صدا را انکہ تعظیم و اجلال حضرات انبیا و اولیا بحد ہست اثبات ان
شرک باشد صورت پرستی بہیر احمد بعد قتل وی کہ پوست گوسپندی را

اِن کاموں سے منع کرنے کے سبب سے برا کہتا ہی اور گمراہ بولتا ہی مگر ہم کو اس بات سے ناراضی نہیں * کیونکہ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ جیسا رافضی اور خارجی اور معتزلی وغیرہ گمراہ فرقے ہمکو برا کہتے ہیں ویسا یہہ بھی سہی * اور حاجی نے جو سوال کیا ہی کہ صورت پرستی سید احمد کی درست ہی یا نہیں سو یہہ سوال کرنا اسکا اُن صورت پرستی کرنے والوں سے پہونچتا ہی نہ ہم سے * کیونکہ ہم تو حاجی اور اولاد حضرت دونوں کے رد کرنے والے ہیں * پھر ہم سے اِس بات کا سوال کرنا طرفہ حماقت ہی * اور حقیقت پوچھئے تو حاجی کو اس بات کا سوال کرنا ہرگز نہیں پہونچتا ہی * کیونکہ اس بات میں حاجی اور وے دونوں برابر ہیں * اسواسطے کہ اگر اُن لوگوں نے سچ مچ صورت پرستی حضرت سید احمد قدس سرہ کی کی ہی تو اپنے پیر کی صورت پرستی کی نہ غیر کی * اور پیر کی صورت پرستی کرنی حاجی کے مذہب میں جائز ہی بلکہ واجب * اسی واسطے حاجی نے اپنے رسالۂ خطرات میں لکھا ہی کہ شغل برزخ واجب ہی اور پیر پرستی رکن رکین طریقت کا ہی * اور مریدوں کو اپنے کلمۂ طیب کے معنے یوں سکھاتا ہی کہ ابتدا میں معنے اسکا لا الہ الا الشیخ حاصل اور درمیان میں لا الہ الا الرسول اور انتہا میں لا الہ الا اللہ تو جب کہ حاجی کے مذہب میں یے سب باتیں درست ہوئیں تو صورت پرستی کرنا اولاد حضرت کا کیوں درست ہوگا * بلکہ اگر وے

عذرا * اور الزام ان سے مراد حضرت سید احمد قدس سرہ کے
گروہ ہیں تو یہ کہنا سائل کا بہتان ہی کیونکہ وے لوگ
بزرگوں کی ہر قسم تعظیم کو شرک نہیں بولتے ہیں بلکہ علماے
سنت و جماعت کے فتوا کے مطابق بعضی تعظیموں کو واجب
کہتے ہیں اور بعضی کو مستحب اور جو تعظیم کہ مفضی الی الشرک
ہی سو البتہ حرام ہی جیسا بزرگوں کے نام کی نذر کرنی اور ان کے
نام کا جانور چھوڑنا اور انکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا اور
انکی قبروں کو سجدہ کرنا اور اسپر پیشانی ملنا اور اسکی
چاروں طرف طواف کرنا اور دور دور سے ان کو پکارنا اور
ان سے مدد طلب کرنا اور انکو عالم الغیب اور قادر مطلق اعتقاد
کرنا وغیرہ رسمیں جو اس ملک میں مروج ہیں اور عوام الناس ان کو
بزرگوں کی تعظیم سمجھتے ہیں سو البتہ شرک اور حرام ہی اور
دلیل اسکی عقائد اور فقہ کی معتبر کتابوں میں موجود ہی * جسکو
منظور ہو تو عقائد نسفی اور عقائد تمہید اور شرح فقہ اکبر اور
فتاوی عالمگیری اور بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار اور
رد المحتار وغیرہ معتبر کتابوں میں دیکھ لے * و جو یہ لوگ مسلمانوں
کے بیچ حضرات انبیا اور اولیا کو عین خدا اعتقاد کراکر اور
نذر کو جو خاص خدا تعالی کے واسطے ثابت ہی انکے واسطے جائز
رکھتے ہیں بلکہ واجب سمجھتے ہیں اور منع کرنے والے کو اسکے
کافر اور گمراہ بولتے ہیں * ایسی واسطے مسلمان بھی ہمارے گروہ کو

* ان فاتحہ رسمی کے مقدمہ میں جو مائل کا حال ہوا ہے کہ پہلے وہ اسکے
مانعین میں سے تھا اور اب مجوزین میں سے ہوا اور اپنے بدعتی
بزرگوں کو اسکا عامل پاتا ہے اور وہابی کتاب میں اسکا کہیں
پتا نہیں لگتا سو بڑی مشکل ہے کہ اب نہ تو وہابی کتابوں کو چھوڑ
سکتا ہے اور نہ بدعتی بزرگوں کو کیونکہ مائل پہلے لا مذہب وہابیہ
کا مرید ہوا تھا بعد اسکے حضرت سید صاحب کے خلیفوں سے
بیعت کیا پھر اُسے مرتد ہو کے بدعت کرنے والے تفضیلیہ بدعت
میں گرفتار کا مرید ہوا اب اگر اس بدعتی پیر سے بھی پھر جاوے
تو لوگ موم کی ناک کہینگے تو اب اس صورت میں اپنے حال
اور اُن بدعتی بزرگوں کے حال سے البتہ حیص بیص کا مقام ہے *
اب مشکل یہہ آپڑی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ محسن الرحمن کے اس
حال پر قائم رہنے کا بھی کیا اعتبار اُنکا رنگ تبدلا کرتا ہے اور اُنکا
حال تو ایسا ہی نظر پڑتا ہے کہ ایک مولوی روپیا پاکے نصاری
ہوا پھر یہودیوں نے زیادہ روپیا دیا تب یہودی ہو گیا پھر
مسلمانوں نے اُسے بھی زیادہ روپیا جمع کیا تب مسلمانوں کے
مجمع میں مسلمان ہونے کو آیا * تماشا بین بہت جمع تھے ایک
درویش نے اژدحام دیکھ کے پوچھا کہ یہہ کیا ہو رہا ہے *
لوگوں نے حال بیان کیا تب اُس درویش نے کہا کہ تم لوگ
اپنا روپیہ خراب نہ کرو * اس گرگٹ کا مسلمان ہونا ہے * تو
ایسی ایسی رسوائی کی بات سے بلا شبہہ حیص بیص کا مقام ہے *

لوگ باہر کے سوا اور مردوں کی صورت پرستی مالکہ ست پرستی بھی کرتے تو بھی مائل کے مذہب کی روسے اُنکو کچھ ملامت نہ پہنچتی * کیونکہ مائل کے مذہب کے بہشت اصوفی عبدالرحمن کا مئنوی سے اپنے رسالہ ہندی میں لکھا ہی کہ صورت پرستی کرنا ہی سو وہ خدا ہی کو پوجتا ہی پوجنے کی راہ بھول کر * اور اسی بحث کے بیچ لکھا ہی کہ موسی نے ہارون کو کوہ طور سے آنے کے بعد اپیچ کھینچ کیا ہی سو اسلئے کہ کیوں سامری کی اطاعت کی اور ناحق بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالا تھا * اے مائل کو چاہیئے کہ لامذہبوں کو اپنا برادر دینی سمجھکر انکی طرف سے جوابدہی کرے * نہیں تو چپ رہے *

* خاتمہ *

از حال این فرقہ در حیص و بیص افتادہ ام . مرا اب شافی تسلی بخشند * از مسکین مخلص الرحمن عفی عنہ *

ترجمہ خاتمے کا * اس فرقے کے حال سے ہم بہت حیرت و تشویش میں ہیں جواب شافی سے ہمیں تسلی بخشیں * مسکین مخلص الرحمن عفی عنہ کی طرف سے *

* جواب *

خاتمہ میں یہ عبارت جو لکھا ہی سو اسکا جواب یہ ہی کہ عمر کے حال سے حیص بیص میں پڑنا ضرور نہ تھا * اور جو اس حیص بیص میں پڑا تو جہل ان خوف سے بھی نہیں ہی * کیونکہ یہ مرض دوا پذیر ہی * اب ہمنے جواب شافی لکھا ہی انشاءاللہ تعالی اسے تشفی ہو جاویگی

الله تعالی علم کا جو اس نے غرور کیا ہی سو عنقریب جاہل بن جاویگا اور ایک بات منھہ سے نکال نہ سکیگا * سب سے بڑھکے یہ جیسی بیہی کا مقام ہی * ہم نے اسقدر نرم نرم باتین معتبر لوگون کیہ روایت کے مطابق جو کاھی ہیین سو ملی طور اپ ترکی بترکی کے اور یہہ شروع آپ کی طرف سے ہوا ہی اور مشہور ہی کہ اَلْبَادِيْ اَظْلَمُ یعنے پہلے شروع کرنے والا بڑا ظالم ہی * الله تعالی آپ کا قصور معاف کرے * اب آپ پھر سید صاحب کے طریقہ مین داخل ہو جیئے اور اس عداوت سے توبہ کیجئے * کیونکہ ولی سے عداوت کرنے والے پر وبال آتا ہی * آیندہ آپ مختار ہیین وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰي *

سنہ ۱۲۷۴
علي جونپوري

* خاتمة الکتاب *

واضح ہو کہ جب ان ساون سوال کا جواب مولوی مخلص الرحمن کے پاس پہنچا تو اُسکو دیکھکر وہ بہت ناخوش ہوا اور جو کچھ کہ زبان پر آیا کہا اور ان جوابون کی تردید مین ایک حرف بھی دلیل شرعی کے ساتھہ نہ لکھہ سکا مگر ایک خط مین جسمے اگلے بزرگون کی مذمت اور چند کید عوام فریب لکھکر جناب مولانا کرامت علی صاحب کے پاس بھیجا اور ایک اشتہار اس مضمون کا لکھکر بازارون مین لٹکا دیا کہ ہم اسی نے جو پہلے سوال کے جواب مین لکھا ہی کہ دورا چہار کا ضمم نہین ہوا ہی سو مجھو تسبیہ ہی کہو نکو اہل سنت

اور جو جائیں سے نے کارگا جال پھیلاتا تھا اور آفتاب ڈھلنے سے پچھم
طرف کے مکان کی ٹٹی میں کپڑے کا پردہ ڈالتا تھا جب کوئی پچھم
طرف سے جاتا تو تب معتقد ہونے خاتون کے جو جعفری ٹٹی کی
بندش میں جانے خانے ہوتے ہیں اُس پردہ پر معتقد و سائے ہر گون
آدمی کی شکل پڑتی تھی جب کوئی معتقد پوچھتا کہ یہہ سب کون
نظر آتے ہیں تب مولوی مخلص الرحمن کہتے کہ یہہ اللہ تعالی کے کوئی
مخلوق ہیں * اور معتقد و لال لوگ کہتے کہ یے سب فرشتے ہیں
اور رات کے وقت مرید کے اور اپنے درمیان چراغ رکھکے جو
شعبدہ کرتے تھے سو اُنھوں کے معتقد حیدر علی نے اِس راز کو فاش
کردیا اور گاے گور و چرانے والے کو بھی ویسا فرشتہ دکھاتا تھا دیا
سب کوئی کہیں سے اِسی طرح کا سایہ دکھانے اور ٹھٹھا
کرنے لگے تو اِس سبب سے بھی البتہ حیص بیص کا مقام ہی * پھر
سائیں جو ہر صبح مجلس عام چودھری محمد حافظ کے مکان میں پانچ عورت کے
پیٹ پر جو بچہ ہونے کے لئے دعا کروانے آئی تھیں اپنے دونوں پاؤں لگاکے دیر
تک رہتا تھا * اور جو اپنے بعضے مریدوں کی جو نائی میں عورتوں کے
درمیان اٹھا کھا لیے بیٹھا تھا اور چاروں طرف سے عورتیں
بیٹھ کر کوئی حال درست کردیتی تھی اور کوئی القمہ بتادیتی تھی
اور کوئی مچھلی کے کانٹے چنتی تھی اور سائیں آنکے درمیان بیٹھ کر
مزے سے کھایا کرتا تھا اور بات کرتا تھا سو اِسے لوگ اُس پر
بدظن ہونے تو اسبب بالا شبہہ حیص بیص کا مقام ہی * اور اب اِلشاد

کو اہل سنت کو سب مذاہب سے بھرانے اور اُنکے مذہب کی
معتبر کتابوں پر حرف لانے کے واسطے کہا ہی کہ ہمارے اہل سنت
وجماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا منقرض ہو گیا ہی
اور بعد ائمہ اربعہ کے دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہیں * سو اس
کید کا جواب یہ ہی کہ کلکتے کے چھاپے کی تفسیر احمدی کے چار سو
ستائیس صفحہ میں سورہ انبیا کی اس آیت وَدَاوُدَ وَسُلَیْمَانَ
اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ الخ کی تفسیر میں کہا ہی کہ وَاَمَّا الثَّالِثُ
اَیْ اِنْحِصَارُ الْمَذْهَبِ فِی الْاَرْبَعَةِ فَلِاَنَّ الْاِجْتِهَادَ وَاِنْ کَانَ
لَمْ یَخْتِمْ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یُوْجَدَ مُجْتَهِدٌ اٰخَرُ مُجْتَهِدٌ عَلٰی خِلَافِهِمْ
بَلْ قَدْ وَقَعَ کَذٰلِكَ وَقَدْ وُجِدَ الْمُجْتَهِدُوْنَ قُرْبَ مِائَةٍ اَوْ اَکْثَرَ
لٰکِنْ قَدْ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ الْاِتِّبَاعَ اِنَّمَا یَجُوْزُ لِلْاَرْبَعِ
فَلَا یَجُوْزُ الْاِتِّبَاعُ لِاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَزُفَرَ وَشَمْسِ الْاَئِمَّةِ رح
اِذَا کَانَ قَوْلُهُمْ مُخَالِفًا لِلْاَرْبَعِ وَکَذَا لَا یَجُوْزُ الْاِتِّبَاعُ لِمَنْ حَدَثَ
مُجْتَهِدًا مُخَالِفًا لَهُمْ انتهی * ترجمہ لیکن تیسری بات یعنی چاروں
مذہب کا انحصار سو اس واسطے ہی کہ اجتہاد اگرچہ ختم نہوا اور
احتمال ہی کہ دوسرا مجتہد پایا جاوے کہ اجتہاد کرکے اُن چاروں کے
خلاف مسئلہ نکالے بلکہ ایسا ہوا اور مجتہد لوگ قریب سو کے
بلکہ زیادہ پائے گئے لیکن اجماع اس بات پر ہو گیا کہ اتباع و تقلید
اُنھیں چاروں کی درست ہی اور کسی کی نہیں * تو اب اس
صورت میں امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر اور امام

و جماعت کا اجماع اس بات پر ہی کہ دور اجتہاد کا ختم ہو چکا ہی۔
پھر دوسرے مجتہد کا پیدا ہونا ممکن نہیں اور دور اجتہاد کو باقی
سمجھنا فرقہ وہابیہ کا مذہب ہی نہ مذہب اہل سنت کا۔ اسیطرح اور بھی
کئی باتیں جاہل فریب لکھہ کر عوام الناس میں اشتہار کر دیا۔ اور خود
اس مسئلے کی تحقیق کرنا شرع کی کتابوں میں تو بالائے طاق رہے
مولانا ممدوح نے اس مضمون کو جو حوالہ تفسیر احمدی کیا ہی
اُسکو بھی ذرہ دیکھہ نہ لیا اور مارے ضد اور عداوت کے بیہودہ
باتیں بکا اور جمہور اہل سنت کو وہابی قرار دیا چنانچہ قریب ہی
معلوم ہوگا مولانا ممدوح نے لوگوں کیہ ہدایت کے واسطے اُسکے
عوام فریب کیدوں میں سے جن کو اُسنے جلسے میں کہا تھا
اور جس کید سے ہر وقت اپنی مجلسوں میں لوگوں کو گمراہ کرتا تھا
اُسمیں سے صاف کید کار و مجملی لکھہ کر اس رسالے کے آخر میں
لاحق کر دیا تا کہ لوگوں کو اُسکے کید کا حال معلوم ہو اور متقی لوگ
اُسنے کنارہ پکڑیں۔ مگر چونکہ اسوقت اس رسالے کے چھاپنے کی
حالت میں اُن کیدوں کا جواب چھاپنا بعضے سبب سے دشوار ہوا
اس واسطے اُسکو چھوڑ دیا گیا۔ صرف اُس میں سے دوسرے
کید کا جواب جو دور اجتہاد کے باقی رہنے اور باوجود اُسکے پانچویں
مجتہد کی تقلید حرام ہونے کے باب میں تفسیر احمدی سے لکھا ہی
مخالفوں کی ناک توڑنے کے لئے یہاں ذکر کرتے ہوں۔ مولانا ممدوح
نے لکھا ہی کہ دوسرا کید مولوی خلیل الرحمن کا یہ ہی کہ عوام الناس

ایسے لوگوں سے پرہیز کریں اور اپنے دین وایمان کو ایسے جاہلوں کی اغوا سے بچاویں * ما اللہ پاک ہمکو اپنے فضل و کرم سے ہم مومنوں کو شیطانکی اغوا و فریب سے محفوظ رکھے * اور تیری اور تیرے رسول مقبول کی رضامندی کی راہ پر چلا آمین یا رب العالمین * وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا وشفیعنا و وسیلتنا فی الدین والدنیا والاخرۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وارحمنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین * اعلام جاننا چاہیے کہ اس کتاب میں جو چند فائدے زیادہ کیے گئے سو وہ کتاب تحفۃ المخلصین سے لیے گئے اور وہ کتاب بھی ان ساتوں سوال کے جواب میں زبان فارسی میں ہی * اور سوا اُسکے اور بھی ایک کتاب جسکا نام سل الحسام لنصرۃ السید احمد وخلفائہ الکرام ہی عالم باعمل فاضل بے بدل مولوی محب علی صاحب اسلام آبادی مدرس مدرسہ چوکھریہ علاقہ ضلع بردوان نے اسکو ان ساتوں سوال کے جواب میں تصنیف فرمایا ہی * اور مولوی مخلص الرحمن نے جو مولانا ممدوح کی مذمت میں ایک اشتہار بزبان اردو صحیفہ اخبار جام جہان نما میں چھپوایا تھا * اور اُسمیں چند مسائل کے باب میں مولانا ممدوح پر تہمت و بہتان لگاکے مشہور کر دیا تھا تو اُسکی تردید میں بھی ایک کتاب بہت ہی نفیس فارسی عبارت لکھی گئی ہی اور نام اُسکا انوار کرامت ہی * اگر خدا تعالی کی عنایت و کرم سے یہ سب کتاب چھپ جاویں تو بیشک موجب زیادت سرور مخلصین اور دفع عناد معاندین کے ہوگا * اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانوں کو دنیا میں اپنی ہدایت اور عاقبت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کرے آمین آمین * واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین * تمام شد